

# رکعت پانے کے لیے مسجد میں دوڑنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت  
Darul Ifta AhleSunnat



1

تاریخ 15-12-2021

ریفرنس نمبر: piin 6866

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اکثر اوقات دیکھا یہ گیا ہے کہ باجماعت نماز میں امام صاحب رکوع میں ہوتے ہیں، تو کچھ افراد رکعت پانے کے لیے دوڑ کر امام صاحب کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جاتے ہیں، تو کیا اس طرح رکعت پانے کے لیے دوڑ کر جماعت میں شامل ہونا درست ہے؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

رکعت پانے کے لیے دوڑ کر جماعت میں شامل ہونا مکروہ و ممنوع ہے، اس کی ممانعت کئی احادیث میں موجود ہے، حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرنے کے لیے جلدی کی، تو آپ نے انہیں بھی منع کر دیا اور فرمایا: ”نماز کے لیے سکون اور اطمینان کے ساتھ آؤ۔“ علمائے کرام رحمہم اللہ السلام نے اس کی مختلف حکمتیں بیان فرمائی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(1) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق نماز کا ارادہ کرنے والا گویا نماز ہی میں ہے کہ عنقریب وہ اسے ادا کرنے والا ہے، لہذا اسے چاہئے کہ وہ نماز کے آداب کا خیال رکھے، خلاف ادب کوئی کام نہ کرے اور نماز کے لیے اس طرح دوڑنا بھی خلاف ادب ہے۔

(2) عموماً دوڑنے والے شخص کا سانس پھول جاتا ہے، اگر وہ اسی حالت میں نماز میں شامل ہوگا، تو اذکار نماز کو احسن انداز سے ادا نہیں کر پائے گا اور خشوع و خضوع میں بھی خلل پیدا ہوگا، حالانکہ وہ شرعاً مطلوب ہے۔

(3) نماز کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا باعثِ ثواب ہے کہ ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے اور دوڑنے و بھاگنے کی صورت میں اس ثواب میں کمی واقع ہوگی۔

(4) دوڑنے کی وجہ سے گرنے اور چوٹ لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس طرح اپنے لیے تکلیف کے اسباب اختیار کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ ان کے علاوہ ویسے بھی مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھمک پیدا ہو، بذاتِ خود منع ہے، لہذا نمازی کو چاہئے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر عمل اور مسجد کے آداب کا خیال کرتے ہوئے سکون و اطمینان کے ساتھ آکر جماعت میں شامل ہو، اگر کوئی رکعت چھوٹ جاتی ہے، تو اسے امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کر لے۔ البتہ اگر کوئی شخص رکعت پانے کے لیے قدرے تیزی سے آتا ہے، جسے دوڑنا/بھاگنا نہ کہا جائے، اس کی وجہ سے مسجد میں دھمک پیدا نہ ہو اور نہ ہی گرنے و چوٹ لگنے کا خوف

ہو، تو اس میں حرج نہیں۔

## نماز کے لیے دوڑنے کی ممانعت پر احادیث:

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اذا ثَوَّبَ بالصلاة، فلا تاتوها وانتم تسعون واتوها وعليكم السكينة، فما ادر كتم فصلوا وما فاتكم فاتموا، فان احدكم اذا كان يعمد الى الصلاة، فهو في صلاة“ ترجمہ: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے، تو تم نماز کی طرف دوڑتے ہوئے نہ آؤ، تم نماز کی طرف آؤ اور اطمینان کے ساتھ رہو، پس جتنی رکعتیں تم پالو، انہیں پڑھ لو اور جو فوت ہو جائیں، انہیں بعد میں مکمل کر لو، کیونکہ تم میں سے کوئی ایک جب نماز کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ (الصحيح لمسلم، كتاب المساجد، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار، ج1، ص265، مطبوعه لاهور)

بعض اصحاب نے جماعت میں شامل ہونے کے لیے جلدی کی، تو انہیں بھی منع کر دیا گیا۔ چنانچہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ”بينما نحن نصلى مع النبي صلى الله عليه وسلم اذ سمع جلبة رجال، فلما صلى قال: ما شانكم؟ قالوا: استعجلنا الى الصلاة؟ قال: فلا تفعلوا، اذا اتيتم الصلاة فعليكم بالسكينة، فما ادر كتم فصلوا وما فاتكم فاتموا“ ترجمہ: ہم حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اچانک کچھ مردوں کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں، پس جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز پڑھا چکے، تو ارشاد فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہم نے نماز کی طرف جلدی کی ہے، ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو، جب تم نماز کی طرف آؤ، تو اطمینان کے ساتھ آؤ، پس جتنی رکعتیں تم پالو، وہ پڑھ لو اور جو فوت ہو جائیں، انہیں بعد میں پورا کر لو۔

(الصحيح لبخارى، كتاب الاذان، ج1، ص156، مطبوعه كراچي)

## ممانعت کی حکمتوں کے حوالہ سے علماء کے ارشادات:

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”والحكمة في اتيانها بسكينة والنهي عن السعي: ان الذهاب الى صلاة عامد في تحصيلها ومتوصل اليها، فينبغي ان يكون متادبا بآدابها“ ترجمہ: اور نماز کی طرف اطمینان کے ساتھ آنے اور دوڑنے سے منع کرنے میں حکمت یہ ہے کہ بے شک نماز کی طرف جانے والا، اس کو ادا کرنے کا ارادہ کرنے والا اور اس تک پہنچنے والا ہے، پس مناسب یہ ہے کہ وہ اس کے آداب کو بجالائے۔

(شرح النووي على مسلم، ج5، ص99، مطبوعه، دار احياء التراث، بيروت)

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”ان المسرع اذا اقيمت الصلاة يصل اليها وقد انبهر، فيقرا في تلك الحالة، فلا يحصل له تمام الخشوع في الترتيل وغيره، بخلاف من جاء قبل ذلك، فان الصلاة قد لا تقام حتى يستريح-- والحكمة في منع الاسراع انه ينافي الخشوع وتركه ايضا يستلزم كثرة الخطى وهو امر مندوب مطلوب وردت فيه احاديث: منها حديث مسلم رواه عن جابر: ان بكل خطوة درجة“ ترجمہ: جب نماز قائم کی جائے گی



تو تیز چل کر آنے والا اس حال میں نماز تک پہنچے گا کہ اس کا سانس پھولا ہوگا، پس اس حالت میں وہ جو کچھ بھی پڑھے گا، اسے ٹھہر کر پڑھنے وغیرہ معاملات میں مکمل خشوع حاصل نہیں ہوگا، برخلاف اس شخص کے جو نماز قائم ہونے سے پہلے آیا ہو، کیونکہ نماز قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ وہ کچھ سانس لے لے گا اور دوڑنے سے منع کرنے میں یہ بھی حکمت ہے کہ یہ خشوع کے منافی ہے اور اس کا ترک زیادہ قدم چلنے کو بھی مستلزم ہے اور نماز کے لیے زیادہ قدم چلنا مستحب اور مطلوب ہے، اس بارے میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں، ان میں سے ایک صحیح مسلم کی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ ہر قدم پر ایک نیکی ہے۔

(عمدة القاری شرح صحیح بخاری، ج 5، ص 152، مطبوعہ، دار احیاء التراث، بیروت)

اور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”یعنی جماعت کے لیے گھبرا کر دوڑتے نہ آؤ کہ اس میں گر جانے، چوٹ کھانے کا اندیشہ ہے۔۔ یعنی جب سے وہ نماز کے ارادے سے گھر سے چلا، اسے نماز کا ثواب مل رہا ہے، پھر جلدی کیوں کرتا ہے، کیوں گرتا اور چوٹ کھاتا ہے، اطمینان سے آئے، جو پائے، اس کو ادا کرے۔ خیال رہے کہ اگر تکبیر اولیٰ یا رکوع پانے کے لیے قدرے تیزی سے آئے، مگر نہ اتنی کہ چوٹ لگنے، گرنے کا اندیشہ ہو، تو مضائقہ نہیں، جیسا کہ فاروق اعظم کا عمل پہلے بیان ہوا۔“

(مرآة المناجیح، ج 1، ص 425 تا 426، مطبوعہ، نعیمی کتب خانہ، کراچی)

### حکم مسئلہ پر فقہی جزئیات:

علامہ ابو بکر کاسانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”ویؤمر من ادرک القوم رکوعا ان یاتی وعلیہ السکینة والوقار ولا یعجل فی الصلاة حتی یصل الی الصف فما ادرک مع الامام صلی بالسکینة والوقار ومافاتہ قضی“ ترجمہ: جس نے امام کو رکوع میں پایا، اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ اطمینان اور وقار کے ساتھ آئے اور نماز کے معاملہ میں جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اسی طرح صف تک پہنچ جائے، پس جو رکعتیں امام کے ساتھ مل گئیں، انہیں اطمینان اور وقار کے ساتھ پڑھ لے اور جو فوت ہوئیں، انہیں بعد میں پڑھ لے۔

(بدائع الصنائع، ج 1، ص 218، مطبوعہ، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نماز کے مکروہات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”والهرولة للصلاة“ اور نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے۔

(رد المحتار، ج 1، ص 654، مطبوعہ، دارالفکر، بیروت)

مسجد میں دوڑنے سے متعلق ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: ”مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھک پیدا ہو، منع

ہے۔“ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 318، مطبوعہ، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مفتی محمد قاسم عطاری

10 جمادی الاولیٰ 1443ھ 15 دسمبر 2021ء

